احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 51

جمعرات 20 دسمبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 20 دسمبر 2001ء 1422 ہجری - 20 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 288

باران رحمت کے لئے دعا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بارش کے لئے یہ دعا کی - اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو-

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین حدیث نمبر 988)

دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک کیا جاتا ھے

نعمت کی انتہا یہ ہے کہ جنت میں داخلہ نصیب ہو اور آگ سے نجات ہو

اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہیں پہنچ سکتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 14 دسمبر 2001ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے رمضان المبارک کی مناسبت سے دعاؤں کے مضمون کو جاری رکھا - حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا - نیز عربی، انگریزی، بنگالی، جرمن اور فرنچ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا آج اس سال کے رمضان کا آخری جمعہ ہے، جسے عامۃ الناس جمعۃ الوداع کہتے ہیں حالانکہ نہ تو قرآن کریم میں کسی جمعۃ الوداع کا ذکر ہے نہ کسی حدیث میں - حضور انور نے فرمایا میں نے اس خطبہ کے لئے دعاؤں کے مضمون کو ہی چنا ہے جو ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے - حضور انور نے سورۃ صافات کی آیات 76 تا 81 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد یہ حدیث بیان فرمائی - حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں-

سورۃ شوریٰ آیت نمبر 27 کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا اس ضمن میں ایک حدیث ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا سب سے جلد مقبول ہونے والی وہ دعا ہے جو ایک غائب دوسرے غائب کے لئے کرتا ہے - حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کی انتہا کا طلبگار ہوں آپؐ نے اس سے فرمایا نعمت کی انتہا سے کیا مراد ہے، اس شخص نے جواب دیا میری اس سے مراد ایک دعا ہے جو میں نے کی ہوئی ہے اور جس کے ذریعے میں خیر کا امیدوار ہوں، آپؐ نے فرمایا نعمت کی انتہا یہ ہے کہ جنت میں داخلہ نصیب ہو جائے اور آگ سے نجات ہو - اسی طرح آپ نے ایک اور شخص کو سنا جو دعا کر رہا تھا کہ اے میرے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے ابتلاء مانگا ہے، خدا سے عافیت طلب کرو - حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے آنحضرت ﷺ سے اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے اتنی خوشی نہ ہو - حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے دعا سے متعلق اقتباسات بیان فرمائے، حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے - دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک کیا جاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں - اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے - اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے، سچ یہی ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہیں پہنچ سکتا تھا پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہامات کے ذکر میں بعض اقتباسات پیش فرمائے اور قبولیت دعا کے بعض نشانات اور واقعات بھی بیان فرمائے-

حضور انور نے فرمایا اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود کی ایک عربی دعا کا ترجمہ پیش کرتا ہوں، اے میرے رب! میرے دل پر اتر اور میرے سینے سے ظہور فرما بعد اس کے کہ میں لوٹا گیا اور میرا دل نور عرفان سے بھر دے، اے میرے رب تو ہی میری مراد ہے، بس میری مراد مجھے دے دے اے رب الارباب! مجھے تیرے منہ کی قسم! تو مجھے کتوں کی موت نہ مارنا اے میرے رب! میں نے تجھے اختیار کیا ہے، پس تو بھی مجھے اختیار کر، اور میرے دل کی طرف نظر کر اور میرے قریب آجا کہ تو بھیدوں کو جاننے والا ہے، مجھے دشمنوں اور مکر کرنے والوں سے محفوظ رکھ - پس میرے معاملہ میں میری مدد فرما - تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور سب تعریف تیرے لئے ہے - پھر آنحضرت ﷺ سے متعلق حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان دعا بھی حضور انور نے پڑھ کر سنائی-

ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے برائے سال 2002ء - 1381 ہش کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطاء فرمائی ہے - اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین اور سلسلہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین

اراکین خصوصی

1- محترم مرزا عبدالحق صاحب
2- محترم چوہدری حمیداللہ صاحب
3- محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب
4- محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

1- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نائب صدر اول
2- مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر
3- مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر صف دوم
4- مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نائب صدر
5- مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد عمومی
6- مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم
7- مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح وارشاد
8- مکرم مبارک احمد طاہر صاحب قائد تربیت
9- مکرم کیپٹن شمیم خالد صاحب ایڈیشنل قائد تربیت نومبائعین
10- مکرم منیر احمد چٹھہ صاحب قائد تعلیم القرآن
11- مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب قائد اشاعت
12- مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب قائد ایثار
13- مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی
14- مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب قائد تجنید
15- مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب قائد تحریک جدید
16- مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقف جدید
17- مکرم عبدالرشید غنی صاحب قائد مال
18- مکرم منور شمیم خالد صاحب آڈیٹر
19- مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ

ان کے علاوہ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب کے سپرد تاریخ مجلس انصاراللہ کی تیاری اور تدوین کا کام کیا گیا ہے-

مرزا خورشید احمد
صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکوں کے شر سے بچنا اور پہلے سے ان کو اس بارہ میں خبردار کردینا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے

اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہے مگر انسان پابند ہے کہ تدبیر کے ذریعہ اپنی حفاظت کی کوشش کرے

اللہ تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کے متعلق آیات قرآنی' احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 14 ستمبر 2001 بمطابق 14 فتح 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ جو خطبہ ہے خدا تعالیٰ کی صفات حافظ' حفیظ وغیرہ سے متعلق دیا جارہا ہے اس کے متعلق سب سے پہلے میں حضرت علامہ فخرالدین رازی صاحب کی سورۃ ھود کی آیت (-) کی لغت کے لحاظ سے تفسیر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ تین تاویلات ہیں' تین امکانات ہیں اس کے معنوں کے۔ ایک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کی اس وقت تک نگہداشت کرتا رہتا ہے جب تک وہ ان کو ان کی جزا نہ دے دے۔ پس جب تک کسی کو جزا نہیں ملتی اس وقت تک اس کے اعمال کی نگہداشت ہوتی ہے جب جزا ہو جائے پھر وہ بندہ جانے اور پھر جو بھی اس کے ساتھ در پیش ہو۔

دوسری تاویل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اے مشرکو! اللہ تعالیٰ مجھے تمہارے شر اور مکر سے محفوظ رکھے گا۔ اب یہ ایک قسم کی پیشگوئی تھی جو بہت عظیم الشان پیش گوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کتنے ہی خطرات در پیش ہوئے لیکن جب تک قرآن کریم مکمل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی حفاظت فرمائی اور یہ آغاز ہی میں مشرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مخاطب کرکے صاف فرما دیا تھا جو زور لگانا ہے لگاؤ مگر بہر حال تم مجھے ناکام اور نامراد نہیں کرسکو گے اور میری حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا۔ پس جتنے غزوات میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پیش رفت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں حیرت ہوتی ہے کہ ایک عام آدمی جس کی حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا وہ اتنے خطرات سے بچ کیسے سکتا تھا لیکن بچتا چلا گیا' بچتا چلا گیا یہاں تک کہ آخر وہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم (-)۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مشرکوں کے شر سے بچنا اور آپ کا پہلے سے ان کو خبردار کردینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اور قرآن کریم کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

ایک امام رازیؒ کا تیسرا ترجمہ تو عام ہے اس کی تو مجھے سمجھ نہیں آئی اس میں خاص کیا حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگران ہے اور ہر چیز کو جب تک ہلاکت سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے محفوظ رکھتا ہے اور جب اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے ہلاک کرتا ہے۔

اب یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے (-) (سورۃ الحجر :10) یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم کو خود سیکھے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔

(بخاری - کتاب فضائل القرآن)

یہ اس تعلق حفاظت سے کیا مراد ہے۔ دراصل صحابہ بڑی کثرت سے قرآن کریم کو حفظ کیا کرتے تھے اور نہ صرف حفظ کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی سکھاتے تھے۔ تو یہ حفاظت کا ایک خاص انتظام تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔

اب اسی ضمن میں حضرت ابن عباس کی ایک حدیث بیان ہوئی ہے (-) جب بھی حضرت جبریل آپؐ کے پاس آتے تو آپؐ غور سے سنتے اور جب حضرت جبریل چلے جاتے تو آپؐ (نازل ہونے والی آیت کو) اسی طرح دہراتے جیسے جبریل نے آپؐ پر پڑھی تھی۔

(بخاری - کتاب بدء الوحی)

لا تحرک بہ لسانک کا یہاں ذکر نہیں آیا حدیث میں۔ بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اپنی زبان کو حرکت دیتے تھے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے اور جبرائیل جب بیان کرتے تھے تو ساتھ ساتھ آپ کی زبان بھی تیزی سے حرکت کرتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا کہ تجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں' ہم نے قرآن نازل کیا ہے ہم اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اب قرآن کریم میں کتنی باتیں تھیں جو یادداشت سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایک انسان' ایک امی کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ تمام تاریخ انبیاء' تاریخ مذاہب' ارتقاء کی تاریخ اور انسان کے انجام کے متعلق یہ ساری باتیں اپنے نفس سے بناتا رہے اور اس کی حفاظت کرنے کا جب خدا نے وعدہ کیا تھا تو آپؐ سے فرمایا کہ تو اپنی زبان تیز نہ ہلایا کر' ہم حفاظت کرتے ہیں اور ہم حفاظت کے بہت سے انتظام کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے اخلاق کیسے تھے تو فرمایا آپ کے اخلاق مجسم قرآن تھے (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 24629) ۔ اب اس کا اس مضمون سے کیا تعلق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جو قرآن نازل ہوا محض اس کی لفظی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ سنت نبوی میں وہ قرآن منقش ہوگیا اور اس طرح قرآن کریم کی حفاظت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن ایک ہی چیز کے دو

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

نام بن گئے جو نازل ہوتا تھا وہ آپ کے وجود پہ ثبت ہو جاتا تھا اور اسی لئے یہ حدیث یہاں اس موقع پر رکھی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں:

’’انا نحن نزلنا الذکر فرشتوں کا ایک ثبوت دیا ہے کہ دیکھو یہ کتاب ہے۔ اس کی حفاظت اخیر زمانہ تک فرشتے کریں گے۔ تم اس کے خلاف کوئی غلطی تو ثابت کر دو۔ سائنس نے کس قدر ترقی کی‘ تاریخ کی کیسی چھان بین ہوئی مگر قرآن شریف کی کوئی بات جھوٹی نہ ہو سکی۔ کہ اسے باطل چھوئے گا نہیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان 13/ جنوری 1901ء)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں:۔

’’نزلنا الذکر : ذکر رسول کو بھی کہتے ہیں‘‘(۔) اس طرف حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اشارہ فرمایا ہے کہ ذکر رسول کو بھی کہتے ہیں کیونکہ رسول مجسم ذکر تھا (۔) اس میں قرآن کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے اور مجسم ذکر الٰہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے۔

فرمایا: ’’مارنے والوں نے عین شوکت اسلام میں حضرت عمرؓ وعلیؓ کو شہید کر دیا‘‘ (تشحیذ الاذہان جلد 8نمبر 9صفحہ 461-462)۔ یہ خاص غور طلب بات ہے کہ اسلام کو اتنی شوکت نصیب ہو گئی تھی‘ اتنا دبدبہ تھا‘ اتنی حفاظت کے انتظام تھے مگر اس کے باوجود عمرؓ ‘علیؓ ‘عثمانؓ شہادت سے بچ نہیں سکے مگر انتہائی کمزوری کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جب کہ آپؐ کی حفاظت کا کوئی ظاہری انتظام نہیں تھا آپؐ کو نقصان نہ پہنچا سکے اور ہر معرکہ میں آپ سب سے پیش پیش ہوتے تھے۔ تو یہ امور حفاظت الٰہی سے تعلق رکھتے ہیں اور عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ایسے عظیم الشان انتظام فرمائے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول مزید لکھتے ہیں:

’’دیکھو کس قدر مذہب دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے‘ اس کی حفاظت کا ذمہ دار خود ان لوگوں کو بنایا اور قرآن کریم کی پاک تعلیم کے لئے فرمایا انا لہ لحٰفظون‘‘۔

اب یہ بھی عجیب بات ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں یہ وعدہ نہیں ہے۔ کسی کتاب کے متعلق یہ وعدہ نہیں ملتا۔ ساری دنیا کی کتابیں کھنگال کے دیکھ لو وہاں کہیں اس مضمون کی آیت نہیں ملے گی کہ ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس قرآن کریم سے یہ وعدہ کوئی اتفاقی بات نہیں اور جب اتفاقی بات ہوتی تو پھر اس کی حفاظت نہ کی جاتی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں: ’’یہ کیسا کوثر ہے! اللہ تعالیٰ اس دین کی حمایت وحفاظت اور نصرت کے لئے تائید فرماتا ہے اور مخلص بندوں کو دنیا میں بھیجتا ہے جو اپنے کمالات اور تعلقات الٰہیہ میں ایک نمونہ تھے۔ ان کو دیکھ کر پتہ لگ سکتا ہے کہ کیونکر بندہ خدا کو اپنا لیتا ہے‘‘۔

(الحکم 12/ مئی 1899ء صفحہ 21)

اب جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قرآن کریم کا ایک زندہ نمونہ تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بہت سے مخلص بندے اولیاء بعد میں پیدا ہوتے رہنے تھے جو قرآن کریم کی صداقت کا ایک زندہ معجزہ ہوتے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تو بکثرت ہم نے ایسے مشاہدات دیکھے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت کا انتظام خالصۃً اللہ تعالیٰ نے اپنے ان پاک بندوں کے ذریعہ فرمایا جن کے نفس کی خدا حفاظت فرماتا تھا اور جو قرآن کے نمونہ پر چل کر ثابت کرتے تھے یہ کوئی سابقہ بات نہیں ہے اس زمانہ میں بھی قرآن پر عمل ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں لکھتے ہیں:

’’یہ دیکھو خدا تعالیٰ کا مامور‘‘۔ یعنی حضرت مسیح موعود ’’ہمارے سامنے موجود ہے اور خود اس مجلس میں موجود ہے‘‘۔ اس سے پتہ چلتا کہ بعض دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو حضرت مسیح موعود یہ حکم دیا کرتے تھے کہ تم خطبہ پڑھاؤ اور خود بیٹھ کر وہ خطبہ سنا کرتے تھے۔ تو ہمارے پاس موجود ہے۔ ’’خود اس مجلس میں موجود ہے ہم اس کے چہرہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہزاروں ہزار ہم سے پہلے گزرے جن کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس چہرہ کو دیکھ سکتے پر انہیں یہ بات حاصل نہ ہوئی۔ اور ہزاروں ہزار اس زمانہ کے بعد آئیں گے جو یہ خواہش رکھیں گے کہ کاش وہ مامور کا چہرہ دیکھتے پر ان کے واسطے یہ وقت پھر نہ آئے گا۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ عجیب در عجیب تحریکیں دنیا میں زور شور کے ساتھ ہو رہی ہیں اور ہلچل مچ رہی ہے۔ عربی زبان دنیا میں خاص طور پر ترقی کر رہی ہے‘ کتابیں کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ وہ عیسائیت کی عمارت جس کو ہاتھ لگانے سے خود ہماری ابتدائی عمر کے زمانہ میں لوگ خوف کھاتے تھے آج خود عیسائی قومیں اس مذہب کے عقائد سے متنفر ہو کر اس کے برخلاف کوشش میں ایسے سرگرم ہیں‘‘۔

اب آج کل بڑے بڑے پادری جو بشپس وغیرہ کے اعلان ہو رہے ہیں۔ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ عیسائیت میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس اعلان کے ساتھ وہ اپنی شکست تو تسلیم کر رہے ہیں اگرچہ ابھی (دین) کی طرف قدم نہیں اٹھا رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں کہ ’’یخربون (۔) کے مصداق بن رہے ہیں‘‘ جیسا کہ یہود نے اپنے ہاتھوں سے اپنے قلعوں کو مسمار کیا تھا اسی طرح یہ اب اپنے ہاتھوں سے عیسائیت کی تعمیر کو مسمار کر رہے ہیں‘‘ اور شرک کے ناپاک عقائد سے بھاگ کر ان پاک اصولوں کی طرف اپنا رخ کر رہے ہیں جن کے قائم کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تھے‘‘۔ اب سر دست تو ایسا واقعہ نہیں ہو رہا ہے۔ وہ شرک سے تو بھاگ رہے ہیں مگر دہریت کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ اب پہلے ان کی تختی کلیۃً صاف ہو گی پھر اس کے بعد نئی عبارت اس پر تحریر کی جائے گی۔

یہ بات قرآن کریم کی صداقت پیش کرتی ہے کہ (۔) ان کی کتابیں تو خود ان کے ہاتھوں سے مٹادی جائیں گی مگر قرآن کریم کی حفاظت ہم ہی کریں گے اور ہم قرآن کی حفاظت کے لئے مجددین مامور کرتے رہیں گے۔ فرمایا جیسے لفظی حفاظت قرآن کریم کی خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے اس کے معانی کی حفاظت مجددین کے ذریعہ ہوئی ہے اور یہ سب کچھ موجود ہے۔ مگر خوش قسمت وہی ہے جو ان باتوں سے فائدہ اٹھائے‘ جذبات نفس پر قابو رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے‘‘۔

(حقائق القرآن جلد دوم صفحہ 452-454)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’یہودیوں کو تورات کے لئے کہا کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کے لئے ان کو کی گئیں۔ لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کر دی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا انا نحن نزلنا الذکر (۔)۔ (ملفوظات جلد ششم۔ صفحہ 245-246) کہ یہودیوں کو تو کتاب کی حفاظت کی بہت تاکید کی گئی تھی بار بار فرمایا گیا تھا اس کتاب کی حفاظت کرنا اس میں کوئی تحریف نہ کرنا لیکن انہوں نے پھر بھی تحریف کر کے چھوڑی اور قرآن کریم کے متعلق کہیں نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو حکم ہو کہ تم اس کی حفاظت کرو بلکہ فرمایا تم بے فکر رہو ہم حفاظت کریں گے اور حفاظت ظاہری بھی کریں گے اور معنوی بھی اور معنوی حفاظت مجددین کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

انہی مجددین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’ہم ہی نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی محافظت کریں گے یعنی جب اس کے معانی میں غلطیاں وارد ہوں گی تو اصلاح کے لئے ہمارے مامور آیا کریں گے‘‘ (الحکم جلد 8نمبر 38و 39-10/ تا 17نومبر 1904ء صفحہ 7)۔ پس پہلے مجددین گزرے ہیں ان کو بھی حضرت مسیح موعود نے مامورین کی صف میں شمار فرمایا ہے کیونکہ وہ کام پر مقرر تھے اور جب بھی قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی معنوی تحریف ہونی شروع ہوئی ہے اس وقت مجددین نے اس خاص تحریف کے مقابل پر سرگرم مہم چلائی یہاں تک کہ وہ معنوی تحریف مٹ گئی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں‘ یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کیا کوئی اہل مذہب ہے جو (دین) کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ جو قائم کیا ہے یہ

اس حفاظت کے وعدہ کے موافق ہے جو اس نے انا نحن نزلنا الذکر (-) میں کیا ہے-''

(الحکم - جلد 5- نمبر 25 بتاریخ 10/ جولائی 1901 صفحہ 2)

اب سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات نمبر 7 تا 11 - اب یہ ان آیات میں جو مضمون ہے بہت گہرا ہے- پہلے اس کا میں لفظی ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں- یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو ستاروں کے ذریعہ زینت بخشی ہے- ایک تو دور کا آسمان ہے جس میں ستارے ہیں' ایک نزدیک کا آسمان ہے جس میں سیارے ہیں مگر قرآن کریم نے ستاروں اور سیاروں کے الفاظ میں فرق نہیں کیا- یہاں نزدیک کے آسمان میں بھی کچھ ستارے ہیں جو حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں- اب جتنے بھی سیارے سورج کے گرد حرکت کر رہے ہیں ان سب کے متعلق سائنس دان یقینی طور پر بتاتے ہیں کہ یہ کس طرح بہت سے امور میں انسان کی حفاظت بلکہ ہر جاندار کی' ہر ذی روح کی حفاظت کر رہے ہیں اور سماء الدنیا میں تو اس کثرت کے ساتھ حفاظت کے سامان موجود ہیں کہ اگر ان میں کوئی خلا پیدا ہو تو دنیا سے زندگی مٹ جائے گی- انسان کا تو کیا سوال- اور وہ حیرت انگیز نظام سات آسمان زمین کے قریب کے ہیں جن میں یہ موجود ہے- اب سات اور آسمان دور کے آسمان ہیں اور سماء الدنیا بھی سات آسمانوں میں تقسیم ہوا ہوا ہے- یہ بھی اللہ کی عجیب شان ہے کہ ہر لفظ سات پر تقسیم ہوتا ہے' ہر معاملہ سات سے تعلق رکھتا ہے- وجہ یہ ہے کہ سات ایک ایسا عدد ہے جو دوہرایا جاتا ہے تو سماء الدنیا کی طرح سماء الاقصیٰ بھی سات در سات در سات اور سات در سات چلتا چلا جاتا ہے اور لامتناہی سلسلہ ہے جو لفظ سات کے ذریعہ بیان ہوا ہے-

پھر فرماتا ہے وہ ملاء اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکیں گے اور ہر طرف سے پتھراؤ کئے جائیں گے- اب دیکھیں جتنے بھی راکٹوں میں بیٹھ کے لوگ آسمان کی خبریں لینے کے لئے جاتے ہیں ان پر کثرت کے ساتھ پتھراؤ ہوتا ہے اگر ان کی حفاظت کا انتظام ساتھ موجود نہ ہو تو اس پتھراؤ کے نتیجہ میں وہ بالکل کلیۃً نابود ہو چکے ہوتے لیکن بچ بچا کے بہت سے حفاظت کے سامان لے کر وہ چلتے ہیں اور جب مقصد پہ پہنچ جاتے تو اس وقت بھی زمین کے قریب کے آسمان تک ہی صرف پہنچتے ہیں' دور کے آسمان کی تو کوئی خبر نہیں لا سکتے - اور پھر بھی تھوڑی تھوڑی باتیں اچکتے ہیں یعنی لمبی تفصیل معلوم نہیں ہوتی' کچھ باتیں آج معلوم کر لیں' کچھ کل معلوم کر لیں اور جو کل معلوم کی ہوتی ہیں آئندہ آنے والا کل ان کی تردید بھی کر دیتا ہے اس لئے ان کی معلومات سے ساتھ ساتھ اعتبار بھی اٹھتا چلا جا رہا ہے- اور ان کے عجز کی یہ دلیل ہے کہ خود اپنے منہ سے ہی اپنی سابقہ بڑائیوں پہ پانی پھیر دیتے ہیں اور نئی تشریحات کرتے چلے جا رہے ہیں- جو کچھ ان کو معلوم ہے وہ بالکل معمولی ہے- جو کائنات کے گہرے راز ہیں وہ ان کو کسی قیمت پر بھی معلوم نہیں ہو سکتے-

پھر جو اللہ کے سوا جو انہوں نے اولیاء بنائے ہوئے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ الشوریٰ میں (-) (الشوریٰ: 7) کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا انہوں نے اولیاء بنایا ہوا ہے وہ ان کی حفاظت کیا کریں گے خود اپنی بھی حفاظت نہیں کر سکتے - اللہ ان کی حفاظت کر رہا ہے اگر اللہ کی حفاظت ان کو نہ ہوتی تو وہ بالکل نابود ہو چکے ہوتے - تو جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے فرمایا تو ان پر داروغہ نہیں ہے- وہ بظاہر حفاظت میں ہیں مگر عذاب الٰہی سے متاثر ہوں گے- اور ان کا نہ بچ سکنا تیری ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ تیرا کام صرف پیغام پہنچانا ہے آگے وہ مانیں یا مانیں-

سورۃ ق کی آیات نمبر 32-33 (-) اور جب جنت متقیوں کی خاطر قریب کر دی جائے گی کچھ دور نہ ہو گی- جنت قریب کر دینے سے کیا مراد ہے کہ ایسے مشکلات کے زمانے آئیں گے کہ جب مومن کے لئے خدا کے مامور وقت کی بات ماننا بہت بڑی تکلیف کا موجب بنے گا جیسا کہ آج کل کثرت کے ساتھ احمدی جگہ جگہ ملکوں میں مصائب کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں- اس وقت جنت قریب ہوتی ہے' (قربان) بھی ہوتے ہیں جن کے متعلق سیدھا جنت میں جانے کی خوشخبریاں موجود ہیں تو یہ جنت قریب کرنے کا یہ مطلب ہے- تو یہ موقع ہے قربانیوں میں آگے بڑھو اور اس کے نتیجہ میں جنت تم اپنے قریب دیکھو گے- (-) یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دئے جاتے ہو- ہر رجوع کرنے والے' نگران رہنے والے کی خاطر جو بھی بار بار توبہ کرتا ہے رجوع کرتا ہے اور اپنے اعمال کی نگرانی کرتا ہے ان کی خاطر یہ وعدہ دیا گیا ہے-

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے- اب مہمان کا اعزاز دیکھو کتنا ضروری ہے- جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اللہ کی خاطر اللہ کے مہمانوں کو اپنے مہمانوں سے بھی بڑھ کر سمجھتا ہے- اب دیکھیں ہمارے جلسے جو ہوتے ہیں ان میں کس قدر قربانی کرتے ہیں نوجوان' بوڑھے' بچے' مرد سب اور اپنے گھر کے مہمان کی شاید اتنی حفاظت نہ کرتے ہوں' اتنی خدمت نہ کرتے ہوں جتنی اللہ کے مہمانوں کی حفاظت اور خدمت پر مامور ہوتے ہیں- جرمنی کا جلسہ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دن رات وہاں خدام آپ لوگوں کی حفاظت پر بھی مامور تھے' آپ کو کھلانے پلانے کے انتظام پر بھی مامور تھے اور اپنی جان ہلکان کر رہے تھے کہ کسی طرح آپ کو سکھ پہنچا سکیں- پس یہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی پر مقرر لوگ ہیں جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے مہمانوں کا اعزاز کرتے ہیں-

اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت کرے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے- **(مسند احمد بن حنبل الجزء الثانی صفحہ 174)** - اگر اچھی بات کہنی نہیں آتی تو چپ ہی کر جاؤ- بری بات کہنا گناہ ہے اور خاموشی اختیار کرنا کسی موقع پر یہ کم سے کم ایمان کی نشانی ہے- اگر کوئی بری بات کر رہا ہے اگر اس کو روک نہیں سکتے' اس کو سمجھا نہیں سکتے تو کم سے کم دل میں ہی اس کو برا مناؤ-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں سے قرض لیتا ہے اس کے بارہ میں اللہ جانتا ہے کہ وہ اسے ادا کرنے کا شدید خواہش مند ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ساتھ ایک مددگار اور محافظ مقرر ہو جاتا ہے (جو اس کی مدد کرتا ہے) اور میں ایسے مددگار کا خواہش مند ہوں-

(مسند احمد بن حنبل الجزء السادس صفحہ 250)

اب اس میں دو باتیں قابل توجہ ہیں- اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جس کی نیت صاف ہو اور قرض لیتے وقت پورا ارادہ ہو کہ میں قرض واپس کروں گا اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے اور اسے قرض کی واپسی کی توفیق ضرور عطا فرماتا ہے- ہم نے اپنی زندگی میں کثرت کے ساتھ احمدیوں کے ساتھ یہ دیکھا ہے' جو اخلاص کے ساتھ قرض لیتے ہیں اس نیت کے ساتھ کہ اسے واپس کریں گے خدا تعالیٰ ان کو واپسی کی توفیق دے دیتا ہے مگر جن کی نیت ہی بگڑی ہوئی ہو اور شروع میں ہی قرض کھا جانے کی نیت ہو وہ کبھی واپس نہیں کیا کرتے - ان کا دل آغاز ہی میں بددیانت ہو چکا ہوتا ہے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے قرضوں کی واپسی کا کوئی انتظام نہیں کرتا - وہ ہمیشہ قرض میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں-

اور دوسری بات توجہ طلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے متعلق بھی خدا سے عرض کرتے ہیں کہ میں بھی ایسے ہی مددگار کا متلاشی ہوں اور محتاج ہوں- میرے لئے بھی میرے قرضے کی ادائیگی میں مددگار مقرر فرما- چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی زندگی میں بہت سے آپ کے قرضے تھے جو وقت کے اوپر خود ادا نہ کر سکتے تھے جس وقت وعدہ تھا یا وعدہ قریب آنے والا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے صحابہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ اس کا پورا قرضہ اتار دو اور جتنا قرضہ ہے اس سے زیادہ بھی دو- تو یہ جو خدا سے دعا مانگی تھی کہ میرے لئے بھی ایسے مددگار مقرر فرما اس دعا کی قبولیت کا یہ نشان ہے-

اب سورۃ الانفطار آیت نمبر 10 تا 13 (-) خبردار مگر تم تو جزا سزا کا ہی انکار کر رہے ہو جبکہ یقیناً تم پر ضرور نگہبان مقرر ہیں' معزز لکھنے والے- وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو-

اب لکھنے والے سے کیا مراد ہے کوئی کاپی کتاب تو نہیں انہوں نے ہاتھ میں رکھی ہوتی جو وہ لکھتے چلے جاتے ہیں۔ لکھنے سے مراد یہ ہے کہ انسانی اعضاء ہی پہ وہ بات لکھی جاتی ہے۔ جو بات بھی آپ کرتے ہیں وہ آپ کے دل پر نقش ہوتی ہے' آپ کے ذرہ ذرہ جسم کے اوپر نقش ہوتی ہے' ہر خلیے پر نقش ہوتی ہے اور اس کو مٹایا جا ہی نہیں سکتا۔ ایک دفعہ جو بات انسان کر بیٹھے کبھی بھی اس کو مٹایا اور ختم نہیں کیا جا سکتا مسلسل جاری رہے گی۔

اور قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے جیسے فرمایا (-) اس کتاب کا کیا حال ہے جو نہ چھوٹی چیز کو چھوڑتی ہے نہ بڑی چیز کو چھوڑتی ہے' ہر بات لکھ چھوڑی ہے۔ تو قیامت کے دن انسان کو اس کے اپنے جسم کے ذرات ہی یعنی وہ جسم تو نہیں ہوگا مگر جن کا نقش ان پر ہو چکا ہوگا اس روح کا ایک بدن نکلے گا۔ اس بدن کے ہر ذرہ پر اس کا اعمال نامہ مرتب کیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''نامہ اعمال کے لکھے جانے اور اس کے محفوظ رہنے پر جن لوگوں کو استبعاد عقل معلوم ہوتا ہے''۔ یعنی جن لوگوں کے ذہن میں یہ مشکل پیدا ہوتی ہے یہ عقل کے خلاف بات معلوم ہوتی ہے کہ ہمارا اعمال نامہ لکھا جا رہا ہے۔ ''وہ آج کل کے ایک نو ایجاد آلہ گراموفون ہی کو دیکھ لیں کہ کس طرح ریکارڈ اس میں محفوظ رہتا ہے۔ اور دوبارہ چکر دینے سے کس طرح ذرا ذرا سی حرکات یہاں تک کہ کھانسی اور تنفس کی کمی زیادتی بھی اس سے ظاہر ہونے لگتی ہے''۔ اس کے آخر پر حضرت مسیح موعود کا یہ شعر حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں:

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے' نہ لاف و گزاف سے

(ضمیمہ اخبار ر۔ قادیان۔ 13/ جون 1912ء)

ہر چیز کے درج ہونے اور نقش ہونے کے متعلق ایک ایسی قرآن کریم کی قطعی گواہی ہے کہ جس کا اب سائنس کی دنیا میں انکار کسی طرح ممکن ہی نہیں ہے۔ ہر چیز درج ہو رہی ہے۔ ایک چور اپنے ہاتھ چھپانے کی کوشش کرتا ہے کہ نشان نہ پڑ جائیں پھر بھی اس سے کوئی نہ کوئی غلطی ایسی ہو جاتی ہے جس سے وہ پکڑا جاتا ہے۔ اب جو واقعہ ہوا ہے امریکہ میں بڑا دردناک' اس واقعہ میں بہت سے لوگ پکڑے گئے ہیں۔ انہوں نے کہیں نہ کہیں' کوئی نہ کوئی غلطی ایسی کی ہوتی ہے جس سے ان کا ریکارڈ محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ بظاہر انسان کتنی احتیاطیں کرلے مگر کچھ ریکارڈ لکھنے والے موجود ہیں جو اس کا ریکارڈ درج کرتے چلے جاتے ہیں اور عملاً یہ واقعہ بھی ہو چکا ہے کہ لکھنے والے دنیا کے لکھنے والے بھی ہیں جنہوں نے بعض لوگوں کے متعلق درج کیا ہے کہ ان کے متعلق یہ بات مشکوک ہے اور آخر وہ پکڑے گئے۔ تو ریکارڈ کا نظام اس دنیا میں اتنا مکمل ہے تو کیسے سوچا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں ایک ریکارڈ کا انتظام نہ کیا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر یہ محافظ نہ ہوں جو اپنے اپنے وقت میں شرط حفاظت بجا لا رہے ہیں تو انسان ایک طرفۃ العین کے لئے بھی زندہ نہ رہ سکے''۔ اب یہ بات غور طلب ہے کہ ہم جو حرکت کرتے ہیں مثلاً انگلی کو ذرا سی بھی حرکت دیں یا پلک جھپکیں تو دماغ سے ایسی رو جاری ہوتی ہے' Cells جو اس حرکت کو ایک دوسرے کو آگے پہنچاتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ اپنا کام ختم کر دیں تو اس وقت اگر فوراً واپس ایک کیمیا کے ذریعہ اپنے پہلے حال پر نہ پہنچیں تو سائنس دان کہتے ہیں کہ Sudden Death اس کی ہو سکتی ہے۔ ایک ثانیہ سے بھی کم عرصہ میں وہ انسان مر جائے گا۔ تو یہ جو انتظام ہے حفاظت کا یہ انسانی جسم میں ایک ذرہ ذرہ میں موجود ہے اور ان لوگوں کو جو اسلام پہ ایمان نہیں لاتے ان کو تو توفیق مل گئی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی عجائبات ہیں ان کی قدر کریں ان کو دیکھ سکیں مگر دیکھ رہے ہیں اور خدا کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور عجیب دکھاتے ہیں پر خود دیکھنے سے عاری ہیں۔ پس ہمارے لئے جتنی بھی تحقیقات ہوئی ہیں یہ ان مغربی قوموں نے ہی کی ہیں' خود ان کا دماغ وہاں پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے جہاں عجائبات ہیں۔ اس سے آگے عجائبات کس نے پیدا کئے خود بخود کیسے ہو گئے اس پر ان کی نگاہ نہیں جاتی۔

یہ جو حفاظت کا انتظام ہے اس کی کئی قسمیں ہیں' بے شمار۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''کوئی ہمارے لئے حرارت مطلوبہ طیار رکھتا ہے''۔ یعنی خدا تعالیٰ ہر شخص کو جتنی گرمی کی ضرورت ہے اس کی حفاظت کے لئے وہ ہر وقت اس کے لئے تیار رکھتا ہے اور صرف انسان کے لئے نہیں' انسان جن چیزوں پر زندہ ہے ان کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''کوئی اناج اور پھل پکاتا ہے اور کوئی ہمارے پینے کے لئے پانیوں کو برساتا ہے اور کوئی ہمیں روشنی بخشتا ہے اور کوئی ہمارے تنفس کے سلسلہ کو قائم رکھتا ہے اور کوئی ہماری قوت شنوائی کو مدد دیتا ہے اور کوئی ہماری حرارت غریزی پر صحت کا اثر ڈالتا ہے۔ .... اب اسی سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جس خداوند کریم و حکیم نے یہ ہزار ہا اجرام سماوی و عناصر وغیرہ ہمارے اجسام کی درستی اور قائمی کے لئے پیدا کئے اور دن رات بلکہ ہر دم ان کی خدمت میں لگا دیا ہے کیا وہ ہماری روحانی حفاظت کے انتظام سے غافل رہ سکتا تھا اور کیونکر ہم اس کریم و رحیم کی نسبت ظن کر سکتے ہیں کہ ہمارے جسم کی حفاظت کے لئے تو اس نے اس قدر سامان پیدا کر دیا ہے کہ ایک جہان ہمارے لئے خادم بنا دیا لیکن ہماری روحانی حفاظت کے لئے کچھ بندوبست نہ فرمایا۔ اب اگر ہم انصاف سے سوچنے والے ہوں تو اسی سے ایک محکم دلیل مل سکتی ہے کہ بے شک روحانی حفاظت کے لئے بھی حکیم مطلق نے کوئی ایسا انتظام مقرر کیا ہوگا کہ جو جسمانی انتظام سے مشابہ ہوگا۔ سو وہ ملائک کی حفاظت کا انتظام ہے''۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 94-102 حاشیہ)۔ پس ملائک جو دکھائی نہیں دیتے وہ اپنے اعمال کی وجہ سے دکھائی دے سکتے ہیں۔ وہ جس طرح ہماری حفاظت کرتے ہیں ہمیں نظر نہیں آتا مگر بہر حال ہم حفاظت ہوتی ہوئی تو دیکھتے ہیں۔ وہ حفاظت از خود نہیں ہو رہی' اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے مقرر ہیں جو ہر وقت اس کی حفاظت کا انتظام کرتے ہیں اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایسے جنود ہیں' ایسے لشکر ہیں فرشتوں کے جن کا کوئی شمار ہی نہیں۔ ہر چیز پر نگران مقرر ہیں' ہر چیز کی حفاظت کر رہے ہیں۔

اب سورۃ الطارق کی 2 تا 5 آیات (-) قسم ہے آسمان کی اور رات کو ظاہر ہونے والے کی۔ پھر تجھے کیا بتائیں کہ رات کو ظاہر ہونے والا کیا ہے۔ بہت چمکتا ہوا ستارہ' کوئی ایک جان بھی نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔

تو خدا تعالیٰ کی حفاظت کے تابع ہر چیز موجود ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کا یہ الہام بھی آپ کے سامنے بیان کردوں کہ جس رات آپ کے والد کی وفات ہونی تھی اسی شام کو آپ کو الہام ہوا (-) اتنا ہی ہوا۔ اس سے اگلا حصہ نہیں جس میں حفاظت کا وعدہ ہے۔ تو اس سے حضرت مسیح موعود کو یقین ہو گیا کہ ان کے والد کی وفات آج ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔ اور حیرت انگیز بات ہے کہ آیت وہاں جا کر رک گئی جس سے آگے حفاظت کا وعدہ تھا۔ وہ آیت میں بیان نہیں کیا گیا۔ تو الہامات میں بھی عجیب شان ہوتی ہے کہ ان پر غور کریں تو آدمی حیران ہوتا ہے کہ دیکھو کہاں جا کر بات ختم کر دی گئی اور اسی پر حضرت مسیح موعود کو وہ الہام ہوا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' الیس اللہ (-) اور یہ انگوٹھی وہی ہے جو حضرت مسیح موعود نے خود بنوائی اس پہلے الہام کو ہمیشہ یاد رکھنے کی خاطر۔ اور اپنی انگلی میں یہ انگوٹھی خود پہنی۔ پس یہ وہ دوسرا الہام تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود کو خیال آیا کہ میں تو اپنی جائیداد کا حال نہیں جانتا۔ میرا والد ہی میری روٹی کا انتظام کرتا تھا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ میری کیا چیز ہے اور کیا نہیں ہے۔ اور اب میرا کیا بنے گا۔ والد کے گزرنے کے بعد میرا کون محافظ ہوگا۔ اس وقت بڑی شان کے ساتھ' بڑے جلال سے یہ الہام ہوا (-) کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری ذات پر ایک زلزلہ طاری ہو گیا۔ اس قدر گریہ وزاری میں نے کی۔ اس قدر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگیں اور پھر اسی وقت امرتسر ایک آدمی بھیجا کہ جو اس الہام کو انگوٹھی پر درج کرلائے اور میں ہمیشہ انگلی میں پہنے رکھوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنا کرتے تھے جو بعد میں خلفاء کو نصیب ہوئی۔ یہ بھی عجیب اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد جب قرعہ اندازی ہوئی کہ کون سی انگوٹھی کس کو ملے تو یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام نکلی اور بعض دوسری انگوٹھیاں تھیں وہ دوسرے بچوں کے نام۔ تو اس پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہونے لگی تو آپ نے یہ وصیت کی کہ یہ انگوٹھی میری اولاد کو نہیں ملے گی بلکہ آئندہ آنے والے خلیفہ کو ملے گی۔ چنانچہ پھر اتفاق ایسا ہوا' اتفاق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان تھی کہ آپ کا بیٹا ہی خلیفہ بنا اور وہ انگوٹھی آپ کو بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ خلیفہ ثالث ہونے کی وجہ سے ملی اور اس کے بعد پھر ان

کے بڑے بیٹے مرزا انس کے نام یہ انگوٹھی نہیں بلکہ میرے حصہ میں آئی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کے بعد مجھے خلیفہ مقرر فرما دیا-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جو شخص سونے لگے وہ اپنے بستر کو پلو سے تین بار جھاڑے- **یہ جو تین بار جھاڑنا ہے یہ بھی بڑی حکمت کی بات ہے کیونکہ کوئی نہ کوئی کیڑے بعض دفعہ اندر داخل ہو جاتے ہیں' زہریلی مکڑیاں بھی لحاف کے نیچے چھپ جاتی ہیں- تو اس نصیحت سے میں نے بہت استفادہ کیا ہے-** کئی دفعہ جب لحاف اٹھا کر دیکھا تو اندر کوئی نہ کوئی کیڑا' کوئی مکڑی وغیرہ زہریلا جانور موجود تھا- تو تین دفعہ جھاڑنا جو ہے' حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہے' مگر انسان پابند ہے تدبیر کے ذریعہ اپنی حفاظت کی کوشش کرے- باقی معاملہ پھر خدا پر چھوڑ دے-

پھر یہ بھی دعا سکھائی میں اپنے رب کے نام سے سوتا ہوں' اس کی مدد سے اٹھوں گا- یعنی سوتے وقت یہ بھی سوچنا چاہئے کہ نیند کی حالت میں موت واقع ہو سکتی ہے- اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی میں سو رہا ہوں' پھر جب دوبارہ اٹھوں گا تو اسی کے نام سے اٹھوں گا- اماتنا و احیانا - اس نے ہمیں مارا بھی ہے اور پھر دوبارہ بھی زندہ کر دیا- پھر فرمایا انسان یہ دعا کرے کہ اگر تو اس دوران میری روح کو روک رکھے تو مجھے بخش دے اور اگر واپس بھیج دے تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرما جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے-

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان کو فرماتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری قید میں محبوس ہے اس کے حق میں وہ تمام اعمال لکھو جو دن اور رات کے دوران بجالایا کرتا تھا-

(مسند احمد بن حنبل - الجزء الثانی - صفحہ 198)

یعنی اگر بیماری کی وجہ سے کوئی ایسی نیکی ادا نہ کر سکے جو وہ کیا کرتا تھا- بیمار ہو کر نماز بھی صحیح نہیں پڑھی جاتی' روزے بھی نہیں رکھے جاتے- تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کی بیماری کے دوران میں وہ سارے اعمال اسی طرح لکھتے رہنا جس طرح یہ صحت کے زمانے میں ادا کیا کرتا تھا اور اس کے نیک اعمال میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو-

حضرت مسیح موعود(-) لکھتے ہیں:

''اگرچہ ملائک جسمانی آفات سے بھی بچاتے ہیں لیکن ان کا بچانا روحانی طور پر ہی ہے- مثلاً ایک شخص ایک گرنے والی دیوار کے نیچے کھڑا ہے تو یہ نہیں کہ فرشتہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کو دور لے جائے گا بلکہ اگر اس شخص کا اس دیوار سے بچنا مقدر ہے تو فرشتہ اس کے دل میں الہام کر دے گا کہ یہاں سے جلد کھسکنا چاہئے- لیکن ستاروں اور عناصر وغیرہ کی حفاظت جسمانی ہے-''

(آئینہ کمالات اسلام- نوٹ بر صفحہ 99)

اب یہ واقعہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں کئی مرتبہ ایسا ہو چکا ہے- سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود ایک ایسی چھت پر تھے' کچھ دوسرے خدام بھی تھے اور بظاہر اس چھت کی کوئی کمزوری دکھائی نہیں دے رہی تھی' بالکل مضبوطی سے قائم تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے دل پر فرشتوں نے الہام کیا کہ یہ خطرناک جگہ ہے فوراً یہاں سے نکل جاؤ- اور حضرت مسیح موعود کا اسوہ حسنہ دیکھو کہ آپ نے یہ نہیں کیا کہ خود پہلے نکل جائیں- جس طرح رواج ہے جہازوں کے کپتانوں کا کہ جب تک جہاز ڈوبتا نہیں وہ لوگوں کو اتارتے رہتے ہیں' سب سے آخری انسان جو اترتا ہے وہ جہاز کا کپتان ہوتا ہے- تو حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کا امام بنایا تھا- آپ کا یہی اسوہ تھا- آپ نے اپنے (رفقاء) سے کہا کہ جلدی کرو اور نکلو یہاں سے- جب وہ نیچے اتر گئے تو حضرت مسیح موعود بھی پیچھے اترے اور نیچے زمین پر قدم رکھا تھا کہ وہ چھت دھڑام سے نیچے آ گئی- بس یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی وحی ہوتی ہے جو دلوں پر نازل کرتے ہیں اور خود اٹھا کے نہیں اس میں پھینک دیتے بلکہ دل میں الہام کر دیتے ہیں کہ یہ خطرہ کی جگہ ہے یہاں سے نکل جاؤ-

اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے مختلف آیات اسی مضمون کی درج فرمائی ہیں-(-)

کہ دیکھو تم پر ضرور حفاظت کرنے والے مقرر ہیں(-) تم پر بہت سے حفاظت کرنے والے فرشتے وہ بھیجتا ہے(-) اس کے بہت سے اس کے آگے چلنے والے اور اس کے پیچھے چلنے والے بھی ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے امر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں-

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 76 تا 80)

پس اس کا آخری نتیجہ حضرت مسیح موعود یہ نکالتے ہیں کہ جب دنیا میں حفاظت کا انتظام ہے اور جسمانی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے اتنے گہرے انتظام کر رکھے ہیں تو کیسے سوچ سکتے ہو کہ روحانی حفاظت کے لئے سامان مقرر نہ ہوں- پس قرآن کریم کی حفاظت کے جو سامان ہیں وہ ایک استنباط ہے اس جسمانی حفاظت کے انتظام سے-

اب حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- ایک ہے:

''اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے' پر میں نہیں چھوڑوں گا''- بظاہر لگتا ہے کہ 'اگرچہ' ہو گا لیکن نہیں 'اگرچہ' نہیں ہے- 'اگرچہ' اگر ہوتا تو اس کا مطلب تھا کہ لوگ واقعۃً چھوڑ دیں گے- مگر اگر چھوڑ دیں گے سے مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑیں گے تب بھی' لیکن چھوڑیں گے نہیں- ''پر میں نہیں چھوڑوں گا-'' اگر سب دنیا چھوڑ بھی دے تب بھی میں تمہارے ساتھ رہوں گا-'' اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے' پر میں بچاؤں گا''- **(ازالہ اوھام' روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442)**- ہر خطرہ کے وقت لوگ اگر تجھے نہیں بچائیں گے تو تو میری حفاظت میں ہے' کوئی فکر نہ کرنا-

ایک الہام ہے 1902ء کا: ''(-) (دافع البلاء' روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 227) اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود نے یہ کیا ہے' میں نگہ رکھنے والا ہوں'-

''سبحان من یرانی'' ''میں جو نگہ رکھنے کا مضمون ہے وہ یہی ہے کہ ہر حال میں وہ مجھ پر نظر رکھتا ہے اور دیکھتا ہے-

ایک الہام ہے حضرت مسیح موعود کا 1903ء کا کہ:

''خدا کی پناہ میں عمر گزارو''- **(البدر جلد 2 نمبر 32 بتاریخ 28/ اگست 1903ء صفحہ 253)**

یعنی تمہیں یہ خوشخبری ہے کہ اب اللہ کی پناہ میں تم آ چکے ہو اور بقیہ وقت تمہارا خدا کی پناہ میں ہی گزرے گا- یہ 1903ء کا الہام ہے- میں نے دیکھا ہے کہ 1903ء کے الہامات عام طور پر 2003ء میں ایک نئی شان سے پورے ہوتے ہیں-

ایک حضرت مسیح موعود کا الہام ہے: ''مجھے الہام ہوا(-) پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا- اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا ورد کیا جاوے''- وہ کیا علاج تھا؟

''**یا حفیظ یا عزیز یا رفیق**'' -''اے حفاظت کرنے والے' اے غالب اور عزت والے' اے رفیق' اے ساتھی- یہاں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا''-

(ملفوظات جلد ششم - صفحہ 135)

اب یہ ایک مسئلہ تھا- میں سوچا کرتا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ کیوں فرمایا کہ رفیق خدا تعالیٰ کا نام نہیں ہے- عبدالرفیق بھی کہتے ہیں- مگر حضرت مسیح موعود کی اس عبارت سے یہ سمجھ آ گئی کہ یہ وہ نام ہے جو آپ کے زمانہ میں ظاہر کیا گیا ہے جو پہلی اسماء کی کتب ہیں ان میں رفیق نام نہیں لکھا ہوا اور یہی حق ہے- پس حضرت مسیح موعود کو جو رفیق کا الہام ہوا ہے یہ اللہ کے نام کے متعلق الہام ہے- اس لئے عبدالرفیق نام رکھنا جائز ہے- اگرچہ بغیر عبد کے بھی رفیق نام رکھا جاتا ہے لیکن خدا کا نام ہونے کے لحاظ سے عبدالرفیق نام رکھا جا سکتا ہے- اور بہت سے احمدیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان کا نام عبدالرفیق ہے-

(الفضل انٹرنیشنل 19/ اکتوبر 2001ء)

اطلاعات واعلانات

خدمت خلق کی ایک عظیم بابرکت تحریک

مشہور حدیث ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بعض لوگوں سے یوں مخاطب ہوگا کہ میں بھوکا' پیاسا اور ننگا تمہارے پاس آیا تھا لیکن تم لوگوں نے مجھے خوراک پانی اور لباس سے محروم رکھا تو وہ عرض کریں گے اے خدا تو تو ساری طاقتوں کا سرچشمہ ہے یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا- میرا فلاں بندہ تمہارے پاس بھوکا آیا تھا تم نے اسے کھانا دینے سے انکار کردیا- میرا فلاں بندہ تمہارے پاس پیاسا آیا تھا تم نے اسے پانی سے محروم رکھا اور میرا فلاں بندہ ننگا آیا تھا تم نے اسے لباس دینا گوارا نہ کیا- یہ حدیث اس امر کی غماز ہے کہ یتامیٰ مساکین بیوگان' ناداروں' بیکسوں اور محتاجوں کی ضروریات کو پورا کرنا خدا تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنا ہے-

یتامیٰ - بیوگان اور مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے بارہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دور خلافت کے آغاز میں ہی خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ نادار محتاج اور غریب خاندان جو کلی یا جزوی طور پر گھر کی تعمیر کی استطاعت نہیں رکھتے ان کو گھر یا رہائشی سہولت مہیا کرنے کی بابرکت تحریک ''بیوت الحمد سکیم'' کا اجراء فرمایا-

جماعت احمدیہ کی تاریخ مثالی قربانیوں کے لحاظ سے نمایاں ہے اور حسب حدیث کہ جو اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اپنے اموال اور نفوس میں حصول برکت کے لئے کوشاں رہتی ہے- چنانچہ بیوت الحمد سکیم میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک میں مثالی نمونہ پیش فرمایا-

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یکصد کوارٹر جن میں سے آٹھ زیر تعمیر ہیں پر مشتمل تمام سہولیات سے آراستہ کالونی تعمیر ہو چکی ہے جس میں 80 مکانات 5 مرلہ ہیں اور بیس مکانات 7 مرلہ ہیں اور ان میں نوے کے قریب خاندان آباد ہیں اسی طرح 500 مستحقین کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں ضرورت کے مطابق جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دیجا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی بہت سے مستحقین جزوی امداد کے منتظر ہیں-

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خدمت خلق کی اس مبارک تحریک میں حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں اور اس تحریک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں اور خدا تعالیٰ سے اجر کے مستحق ٹھہریں- اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

ولادت

مکرم حافظ عبدالقدوس صاحب ایڈیشنل ناظم اطفال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22 نومبر 2001ء بروز جمعرات بیٹے سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے بچے کا نام ''عبدالباقی'' عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم عبدالمنان مغنی صاحب حال مقیم امریکہ کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالغنی خان صاحب سابق ناظر مال کا پڑپوتا جبکہ مکرم ظہیر الدین بابر صاحب سمن آباد لاہور کا نواسہ اور حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کا پڑنواسہ ہے- احباب جماعت سے بچے کے نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

اللہ تعالیٰ نے حافظ عبدالجبار صاحب بلوچ معلم اصلاح وارشاد مقامی کو مورخہ 6-12-2001 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- بچی کا نام حدیقۃ الکبریٰ تجویز ہوا ہے- نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچی مکرم غلام حسین خان مرحوم آف بستی احمد پور ڈیرہ غازی خان کی پوتی اور مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب دارالعلوم حلقہ خلیل کی نواسی ہے- احباب جماعت سے بچی کے نیک سیرت ہونے اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

محترم چوہدری مہر الدین صاحب (المعروف چوہدری مہر الدین اینڈ سنز) مورخہ 3-12-2001 کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث رات 8:30 بجے وفات پا گئے- ان کی نماز جنازہ 4-12-2001 کو بعد از نماز ظہر بیت المہدی میں ادا کی گئی- اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی- مرحوم نے چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے- کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے- اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے- (آمین)

سانحہ ارتحال

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں چراغ دین صاحب مرحوم پنشنرز صدر انجمن احمدیہ (والدہ نسیم اختر عرف نوری) محلہ فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 9 دسمبر 2001ء بروز اتوار لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 70 سال وفات پا گئیں- مرحومہ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی- مرحومہ موصیہ تھیں- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے-

ولادت

مکرم غلام حسین صاحب کارکن دفتر انصار اللہ لکھتے ہیں میرے بیٹے عزیزم چوہدری زاہد حسین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سلمیٰ نام عطا فرمایا ہے- نومولودہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے- بچی کے نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس نصرت جہاں اکیڈمی

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 16 فروری 2002ء بروز ہفتہ کو ہوگا داخلہ فارم فیس آفس سے دستیاب ہوں گے- داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں- داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں مورخہ 6 فروری 2002ء تک جمع کروائیں- پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء و طالبات کی عمر 31 مارچ 2002ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے- پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ مندرجہ ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا-

انگلش:- Alphabets Aa to Zz

اردو:- اردو حروف تہجی الف تا ے

حساب:- گنتی 1 تا 20

قاعدہ یسرنا القرآن:- صفحہ نمبر 1 تا صفحہ نمبر 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا-

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وسکالرشپ مقابلہ کا نتیجہ

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم / طالبہ علم کے درمیان میاں محمد صدیق گولڈ میڈل وسکالرشپ کے لئے جو مقابلہ ہورہا تھا اس کا فائنل رزلٹ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے-

پری میڈیکل گروپ مکرمہ عائشہ احمد صاحبہ حاصل کردہ نمبر 889 فیڈرل بورڈ

پری انجینئرنگ گروپ مکرم وقاص احمد ناصر صاحب حاصل کردہ نمبر 924 کراچی بورڈ

جنرل گروپ مکرمہ بشریٰ انجم صاحبہ حاصل کردہ نمبر 896 لاہور بورڈ

اگر اس رزلٹ پر کسی احمدی طالب علم / طالبہ علم کو اعتراض ہو تو وہ 30 دسمبر تک بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست جمع کروا دے- کوئی بھی درخواست نہ ہونے پر اسی رزلٹ کو فائنل سمجھا جائے گا-

(نظارت تعلیم)

وقف جدید تعلیم وتربیت کا ایک بڑا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں-

''مجھ پر یہ امر واضح نہیں تھا کہ کوئی حقیقی ضرورت ایسی ابھری ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہ تحریک کی جائے اور اندازہ تھا کہ یہ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اس لئے آمد کے ذرائع بھی بڑھنے چاہئیں- لیکن بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے تحریک دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ اچانک (دعوت الی اللہ) میں ایسی سرعت پیدا ہوگئی اور دنیا کا رجحان احمدیت کی طرف اس تیزی سے بڑھنے لگا کہ ان کو (دعوت الی اللہ) کرنے کا تو الگ مسئلہ ان کی تربیتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑی مالی ضروریات درپیش تھیں- کیونکہ انہی میں سے مربی نکالنا ان کی تربیت کے سامان کرنا ان کو جگہ جگہ جلسوں کے ذریعہ اور تربیتی کلاسز کے ذریعہ اس دین کی تفصیل سمجھانا جس کو عموماً بغیر سمجھے عامۃ الناس قبول کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف احمدیت کے لئے خاص نہیں دنیا کے ہر مذہب کا یہی حاصل ہے-''

(خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1996ء بیت الفضل لندن)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

گلاب - گجرے - پنیریاں

گلشن احمد نرسری میں انگلش گلاب کی نئی اقسام دستیاب ہیں- گجرے' گلدستے اور پھولوں کے مکمل سیٹ بنوائیں- پھولوں کے سیٹ بنوانے کے لئے ایک دن پہلے رجوع فرمائیں- ولایتی پھولوں کی پنیریاں بھی فراہم کی جاتی ہیں- اپنے گھروں کو سرسبز بنائیں اور رنگا رنگ پھولوں سے سجائیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

صفات الٰہی پر ایمان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

صفات الٰہی پر ایمان لانے کی کوشش کرو۔ انسان اگر خدا کے علیم خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ بھی غائب نہیں ہو سکتا تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو۔ غفلت کو چھوڑ دو۔ کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑ ہے۔ ورنہ اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر مقتدر اور احکم الحاکمین علیم وخبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں حالانکہ اپنے معمولی دوستوں، آشناؤں، حاکموں اور شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفات الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔ پس یقین جانو کہ اللہ اور اس کے اسماء اور صفات پر ایمان لانے سے بہت بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔ پھر انسان کی فطرت میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ انسان اپنی ہتک اور بے عزتی سے ڈرتا ہے اور جن باتوں میں اسے اپنی بے عزتی کا اندیشہ ہوتا ہے ان سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ پس غور کرنا چاہئے کہ دنیا میں اس کا دائرہ بہت تنگ ہے زیادہ سے زیادہ اپنے گھر میں یا محلے میں یا گاؤں یا شہر میں یا اگر بہت ہی مشہور اور بڑا آدمی ہے تو ملک میں بدنام ہو سکتا ہے مگر قیامت کے دن جہاں اولین و آخرین خدا کے کل انبیاء، اولیا، صحابہ اور تابعین اور کل صالح اور متقی .... بزرگ باپ دادا اور پردادا وغیرہ اور ماں، بہن، بیوی بچے غرض کل اقرباء اور پھر خود ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ موجود ہوں تو ذرا اس نظارے کو ہمیشہ آنکھ کے سامنے رکھو اور پھر دیکھو تو سہی کیا گناہ ہونا ممکن ہے۔ جب انسان ذرا سی بے عزتی اور معدودے چند آدمیوں میں ہتک کے باعث ہونے والے کاموں سے پرہیز کرتا ہے اور ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں میری ہتک نہ ہو جاوے تو پھر جس کو اس نظارے کا ایمان اور یقین ہو جس کا نام یوم الآخرۃ ہے تو بھلا اس سے بدی کہاں سرزد ہو سکتی ہے۔ پس یوم الآخرۃ پر ایمان لانا بھی بدیوں سے بچاتا ہے۔ (خطبات نور ص 307)

نیکی کے کام میں حصہ لینے کا
نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء وطالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جا سکتی ہے۔

(نگران امداد طلباء)

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

خالص شہد
چھوٹی مکھی 240/- روپے کلو
بڑی مکھی 120/- روپے کلو
یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04524-214510-04942-423173

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:۔ غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

ہومیو پیتھک بریف کیس
معیاری جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ ہومیو پیتھک ادویات کے دیدہ زیب بریف کیس (دام مناسب) دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ فون آفس 213156 فون کلینک 771

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61